لکھتے ہیں وَتُلْبِسُنِیْ یہاں انہوں نے اس کا مطلب یہ دیا ہے کہ "میری ماں مجھے کپڑے پہناتی ہے"، حالانکہ کپڑے پہنانے کے لیے تلبیس کا استعمال بالکل غلط ہے۔

دوسرے حصے کے اسباق مؤلف نے عربی کی مختلف کتابوں سے لیے ہیں، لیکن الفاظ کے ضبط کرنے میں جابجا غلطیاں یہاں بھی نظر آتی ہیں۔ ممکن ہے اس میں کاتب صاحب کی مہربانی کا بھی دخل ہو، لیکن کاپیوں کو پڑھتے وقت غلطیوں کی پورے اہتمام سے اصلاح کرنا بھی تو مؤلف کا فرض تھا۔ جبکہ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ یہ کتاب بچوں کے لیے سبقاً پڑھنے کے لیے لکھی جا رہی ہے۔ بعض سبقوں میں وہ عامی زبان بھی استعمال کی گئی ہے جسے عام طور پر عراق و شام میں ہوٹلوں کے ملازم اور دوسرے دکاندار استعمال کرتے ہیں۔ مؤلف کو اگر یہ زبان بچوں کو سکھانا ہی تھی، تو ہمارے خیال میں اس کے لیے یہ کتاب مناسب نہ تھی۔ اس کا فائدہ سوائے اس کے کہ بچوں کا ذوق خراب ہو، اور کچھ نہ نکل سکے گا

دراصل کسی بھی زبان میں بچوں کے لیے آسان لٹریچر لکھنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا بظاہر یہ نظر آتا ہے۔ اس کے لیے اونچی استعداد اور اعلیٰ ذوق کی ضرورت ہے۔ (م۔ ع۔ ج)

ختمِ نبوت کامل | از مولانا مفتی محمد شفیع صاحب۔ ناشرین: دارالاشاعت، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔ ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور۔ صفحات ۴۰۰۔ قیمت -/۶

عقیدۂ ختمِ نبوت اسلامی تعلیمات کے اُن مسلمات میں سے ہے جن پر ملتِ اسلامیہ میں آج تک کبھی افتراق نہیں ہوا لیکن اسے ہمارے اس دور کی بدقسمتی سمجھیے کہ چند طالع آزما مہم جوؤں نے ان واضح اور بدیہی حقائق کو بھی جھٹلانے کی کوشش کی ہے۔ ان میں دو قسم کے لوگ شامل ہیں ایک وہ جنہوں نے جرأت سے کام لے کر ان کا انکار کیا ہے اور دوسرے وہ جنہوں نے اس معاملہ میں نہایت ہی گمراہ کن نظریات کی آڑ لے کر انہیں جھٹلایا ہے۔ یہ دوسرا گروہ پہلے سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔

ایک روشن حقیقت سے انکار کوئی آسان کام نہیں تھا۔ اس کے لیے یہ ضروری تھا کہ

آدمی انتہائی درجہ کا ڈھیٹ اور کج بحث ہو اور دوسرے ایک سچائی کے ارد گرد گمراہیوں کا ایک ایسا گھنا اور تاریک جنگل اگانے میں مہارت رکھتا ہو، جس میں اُس کے خیال کے مطابق وہ سچائی کو کچھ دیر کے لیے چھپا سکے۔ یہی پالیسی مرزا غلام احمد قادیانی اور اُن کے متبعین نے اختیار کی ہے۔ انہوں نے اسلام کی ایک بدیہی حقیقت سے جب انکار کرنے کا عزم کیا تو اُن کے لیے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ تھا کہ وہ گمراہ کُن نظریات کا ایک ایسا زبردست طوفان اُٹھائیں جن میں لوگوں کے فکری جہاز بے لنگر ہو کر اِدھر اُدھر بھٹکنے لگیں اور اس طرح وہ چند لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے جانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر ایک طرف مرزا صاحب اور اُن کے رفقائے کار اس قسم کی ناپاک کوششوں میں مصروف تھے تو دوسری طرف علمائے حق بھی ان سے غافل نہ ہوئے۔ وہ برابر ان لوگوں کی چالاکیوں اور عیاریوں کا پردہ چاک کرتے رہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک نہایت ہی اہم کڑی ہے جس میں اس دجل و فریب کا نہایت کامیابی سے جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ کتاب چار حصص پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں فاضل مصنف نے نہایت عمدگی سے اس چیز کو بیان کیا ہے کہ مرزا صاحب کس طرح عیاری اور ہوشیاری کے ساتھ آہستہ آہستہ نبوت کے دعویدار بنے۔ دوسرے حصے میں انھوں نے قرآنِ حکیم سے عقیدۂ ختمِ نبوت کے حق میں واضح دلائل اور شواہد پیش کیے ہیں اور اُن غلط فہمیوں کو بھی دور کیا ہے جن کو فتنہ پردازوں نے مخصوص مصلحتوں کے پیشِ نظر پھیلایا ہے۔ تیسرے حصّہ میں حدیث سے اور چوتھے میں صحابۂ کرام اور تابعین سے اس عقیدہ کی تائید کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں جناب مفتی صاحب نے اس امر کی بھی تصریح کی ہے کہ نبوت کی تقسیم تشریعی، غیر تشریعی یا ظلی و بروزی یا مجازی، سب من گھڑت باتیں ہیں جن کا قرآن و حدیث میں کوئی نشان نہیں ملتا۔ پوری کتاب بڑے علمی انداز میں لکھی گئی ہے اور مرزائیت کے خلاف جو لٹریچر اب تک لکھا گیا ہے اُس میں یہ قابلِ قدر اضافہ ہے۔ کتاب کا معیارِ کتابت اور طباعت گوارا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جوانی | از ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب ناشر دارالادب پاکستان